گزٹ ریاست رامپور
RAMPUR STATE GAZETTE
بحکم بندگان اعلیحضرت حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

مطبوعہ روز دوشنبہ تاریخ ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۶ھ مطابق ۲۴ اکتوبر سنہ ۱۹۲۷ء

فہرست مضامین

نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ
۱	باہمی تبادلہ منشی اکرام الدین و محمد افتخار حسین حکم نویسان	۱
۲	رخصت منشی محمود علیخان صاحب	۱
۳	تجویز مقدمہ حسن رضاخان	۲
۴	تجویز مقدمہ عاشق علیخان	۲
۵	باضابطگی استعفیٰ منشی سررشتہ ... بجلی گھر	۳
۶	ترمیم اشتہار سناران و صرافان محررہ ۱۲ ستمبر سنہ ۱۹۲۷ء	۳
۷	نقشہ بارش نقشہ نرخ اجناس	ضمیمہ

احکام اجلاس ہمایون بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

تبادل

واقع ۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۲۷ء

محمد اکرام الدین اہلمد اجلاس ہمایون اور محمد افتخار حسین حکم نویس اجلاس نواب ولیعہد بہادر کا باہمی تبادلہ اپنی اپنی تنخواہ پر منظور رہے۔ سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہون۔

حسب الحکم۔ دستخط صاحب چیف سکریٹری بہادر

رخصت

۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۲۷ء

مثنہ رپورٹ عالیجناب نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہم دربارہ منظوری رخصت رعایتی یکماہ منشی محمود علیخان صاحب سپرنٹنڈنٹ پرنسز ہاؤس بغرض جانے میرٹھ۔

حکم

دو ہفتہ کی رخصت منظور رہے۔ کاغذات نواب ولیعہد بہادر کے اجلاس مین مرسل ہون

حسب الحکم۔ دستخط صاحب چیف سکریٹری بہادر

حکم اجلاس عالیجناب نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہم

صاحب سپرنٹنڈنٹ پرنسز ہاؤس ہولڈ کی رخصت دو ہفتہ ۱۱ اکتوبر سنہ ۱۹۲۷ء سے شمار ہوگی۔ ایام رخصت مین اونکی

ڈیوٹی ورکام کا انتظام صاحب سپرنٹنڈنٹ آفس کپتان مولوی عبدالحمید اے ڈی سی میجر نور محمد خان بہادر اے ڈی سی باہمی اپنے متعلق کرلین - سررشتہ صدر سے احکام جاری ہون - ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۷ء

دستخط عالیجناب نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہم

حکم اجلاس عالیجناب نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہم

واقع ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۷ء

۳۹

حسن رضا خان — اپیلانٹ — مولوی امجد علی وکیل

بنام

سرکار بہادر — رسپانڈنٹ — مولوی محمد یعقوب وکیل

آج یہ مقدمہ بحاضری وکلائے فریقین اور اسسٹنٹ کورٹ انسپکٹر کے پیش ہوا تجویز عدالت سشن و بحث وکلائے فریقین سماعت ہوئی - ملزم کے نام کچھ پارسل چرس کی پشاور سے فرضی نامون سے آتی تھی فرستندہ و یابندہ دونون کے نام فرضی تھے اس سے پہلے ہی متعدد پارسل ڈاکخانہ رامپور سے ملزم نے چھوڑائے تھے لیکن سوال یہ ہے کہ پہلے پارسل بھی چرس کے تھے یا کوئی دوسری چیز تھی اسپر عدالت ماتحت نے غور نہین کیا اور یہ قیاس کرلیا ہے کہ اوس مین بھی چرس تھا باوجودیکہ مین اس قیاس کو صحیح نہین مانتا ہون لیکن مسل سے یہ پایا جاتا ہے کہ موجودہ مقدمہ کا پارسل چرس کی تھی اور اوسکا پوسٹ آفس سے لینے والا یہی حسن رضا خان ملزم ہے وہ اصل مرتکب جرم ہے یہان تک مین اس قدر رائے صاحب سشن جج بہادر سے مجکو اتفاق ہے لیکن ہم خیال کرتے ہین کہ عدالت اپیل اول نے نظیر ہائیکورٹ مدراس ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام محمد صاحب منفصلہ ۱۸۷۶ء پر جو استدلال کیا ہے یہ صحیح نہین ہے کیونکہ منجانب وکیل ملزم بیان کیا گیا ہے کہ وہ نظیر منسوخ شدہ ہو بموجب دوسری نظیر جلد ۱۰ صفحہ ۹۵ انڈین لارپورٹ مدراس ملکہ معظمہ بنام گوکلا فیصلہ ۱۸۸۷ء اور وکیل سرکار نے بھی نظیر مذکور کا منسوخ ہونا تسلیم کیا ہے نظیر محولہ عدالت سشن جج کو منسوخ شدہ مانلیا اور تسلیم کیا ہے نیز یہ بات قابل تسلیم سشن جج کے دیکھنے کی تھی کہ نظیر محولہ بموجب احکام ضابطہ فوجداری ۱۸۶۱ء ایکٹ ۲۵ کی تھی اور اب ضابطہ فوجداری ایکٹ نمبر ۵ ۱۸۹۸ء نافذ ہے ان دونون قوانین کے احکام متعلق سزا بعوض عدم ادائے جرمانہ مختلف تھے یا یکسان ہین - یقیناً یہ کہنا پڑے گا کہ دونون قوانین کے احکام اسبارے مین یکسان نہ تھے پھر ایسی منسوخ شدہ نظیر پر عدالت کا استدلال کرنا ایک عظیم الشان غلطی قانونی ہوا اس مقدمہ کی دوسری بات اس مقدمہ خاص مین یہ بھی دیکھنے کی ہے کہ دفعہ ۴۴ قانون آبکاری ریاست ہذا مجریہ ۱۹۰۹ء کی روسے یہ مقدمہ چلا ہے - اوسکے ضمن ۲ مین بحالت موجودہ تین مہینہ تک کی قید کی سزا ہے یا ایک ہزار روپیہ تک جرمانہ کی یا دونون تھا قانون مین مجکو ایک بڑی کمی معلوم ہوتی ہے جو نظر انداز نہین ہو سکتی اور ہم عنقریب اسکے غور کر نیوالے ہین اول تو سزائے قید کی قسم سخت یا محض نہین ہے دوسرے یہ کہ بحالت عدم ادائے جرمانہ جو قید ہوگی اوس کی مقدار معین نہین ہے نہ یہ حکم ہے کہ جرمانہ نہ دینے کی حالت مین بجز مقدمہ کو کیا کرنا چاہیے - نظر بحالات مقدمہ ہم ملزم کو مجرم جرم تو قرار دیتے ہین مگر حکم عدالتہائے ماتحت کو قابل ترمیم خیال کرتے ہین -

لہذا حکم ہے کہ

بثبوت جرم دفعہ ۴۴ قانون آبکاری ریاست مجریہ ۱۹۰۹ء حسن رضا خان قیدی ملزم اپیلانٹ تین مہینہ قید سخت رہے جس کا شمار تاریخ مقید ہونے جیل سے ہوگا اور ابتک جس قدر ایام قید کاٹ لئے ہین وہ سزا مین شمار ہوکر بقیہ زمانہ اگر تین مہینے پورے ہونے مین کچھ باقی ہو تو وہ معاف ہوکر ملزم فوراً مخلصی پاوے اور جرمانہ جس قدر کیا گیا ہے وہ معاف کیا جائے - احکام ضابطہ جاری ہو وین -

دستخط عالیجناب نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہم

نقل تجویز اجلاس عالیجناب نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہم

واقع ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۷ء

۳۷

عاشق علیخان قیدی — اپیلانٹ اصالتاً — وکلاء

بنام

سرکار بہادر — رسپانڈنٹ بوکالت مولوی محمد یعقوب وکیل سرکار — وکلاء

آج یہ مقدمہ بحاضری وکیل سرکار و اسسٹنٹ کورٹ انسپکٹر پیش ہوا منجانب سائل اپیلانٹ کوئی پیروکار نہین ہے معائنہ مثل ہوا عدالت ماتحت کی تجویز دیکھی گئی بظاہر تجویز عدالت ماتحت ایک ڈیمی آفیشل تحریر معلوم ہوتی ہے کوئی شان تجویز یا فیصلہ کی اوس سے نمودار نہین ہے واقعات مقدمہ یہ معلوم ہوتے ہین کہ سائل اپیلانٹ نے حکم مجریہ کی تعمیل بحیثیت ایک ڈرائیور کے دربارہ بازو پر باندھنے بریجی جون کے نہین کی اسلئے اوس پر مقدمہ دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کا قایم کیا گیا - اور شہادت ثبوت سے اوس پر الزام عائد ہوا صفائی کی شہادت عدالت ماتحت نے نامقبول کی ہے لیکن ہم کو افسوس ہے کہ حکم سزا بالکل خلاف قانون صادر کیا ہے ملزم اپیلانٹ کو بتاریخ ۲۵ اگست ۱۹۲۷ء صاحب مجسٹریٹ درجہ دویم ملٹری سکریٹری بہادر نے زیر دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند دو مہینے قید سخت کا حکم دیا یہ حکم بالکل خلاف قانون ہے اور ہرگز قایم نہین رہسکتا - ایک مجسٹریٹ کو قانون و ہدایت کے مطابق فیصلہ

دینا چاہئے عدالت قانون کی پابند ہے وہ آزاد نہیں ہے البتہ شاہی احکام عدالتی احکام نہیں ہو سکتے صاحب ملیٹری سکریٹری بہادر کو تعزیرات ہند کی ضروری دفعات پر نظر غور کر لینا چاہئے۔ جو آئندہ اون کو مفید ہوگا۔ ہم اس بارہ میں مجسٹریٹان ماتحت کی ہدایت کے لئے بتاریخ ۲۱؍ اگست ۱۹۲۷ء ایک ہدایتی روبکار جاری کر چکے ہیں جو گزٹ نمبری ۳۴ مطبوعہ ۲۹؍ اگست ۱۹۲۷ء کے صفحہ چار کالم ایک پر شایع ہو چکا ہے چیف اجلاس کا فرض تھا کہ عدالت کو اوس سے آگاہ کرتا اور عدالت ماتحت کو اوس سے استفادہ اوٹھانا چاہئے تھا۔ کہ ایسا حکم خلاف قانون صادر نہ ہوتا دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کی دو صورتیں ہیں پہلی صورت تو حکم تحریری کے خلاف ورزی ہے جسکی پاداش میں بحالت ثبوت جرم ایک مہینے تک قید محض یا دو سو روپیہ تک جرمانہ ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں بحالت سنگینی جرم دیجا سکتی ہیں اور صورت دوم دفعہ ۱۸۸ کی یہ ہے کہ اگر اوس خلاف ورزی حکم سے انسان کی جان یا عافیت یا سلامتی کو خطرہ ہو یا کوئی ہنگامہ یا بلوہ واقع ہو یا اوس کا خطرہ ہو تو چھ مہینے تک کی قید سخت یا ایکہزار روپیہ تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔ قید سخت اور قید محض میں بہت بڑا فرق ہے قید سخت میں قیدی کو مشقت کرنا پڑتی ہے۔ اور قید محض بلا مشقت قید کو کہتے ہیں ایک بات یہ بھی یاد رکھنے کی ہے کہ قانونی نتیجہ اخذ کرنا چاہئے جو قریب ہو مثلاً کسی چاقو کی ضرب شدید سے یہ قانونی نتیجہ نکل سکتا ہے۔ کہ غالباً مضروب مر جائیگا لیکن اگر کسی شخص نے کسی کو تکلیف میں ڈالنے کیلئے کہانے میں جمال گوٹہ کھلا دیا اور اوس سے دست آنا شروع ہوگیا تو یہ نتیجہ نکالنا قانوناً جائز نہیں ہے کہ جمال گوٹہ کھلانے سے دست آئیں گے اور وہ دست شدت اختیار کر کے ہیضہ کی شکل میں بدل جائینگے یا دستوں کی وجہ سے مریض اس قدر ضعیف ہو جائیگا جس کا نتیجہ انسانی ہلاکت ہوگا اسلئے کہنا یہ ہی کہ اقدام قتل کا جرم ہے سزا دینا خلاف قانون ہے۔ ایسے جدید قسم اکثر مقدمات میں ایک اور مجسٹریٹ ماتحت نے [illegible] التداد کر دیا ہے تمام مقدمات دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کے معمولی فقرہ اول سے متعلق ہوتے ہیں اور جیسا کہ بتلا دیا گیا ہے اوس میں ایک مہینے سے زیادہ قید نہیں ہو سکتی اور دو سو روپیہ سے زیادہ جرمانہ نہیں ہو سکتا اور وہ قید بھی محض ہوگی یعنی بلا مشقت اور فقرہ دوم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کی خاص صورتیں ہیں مثلاً یہ حکم دیا جائے کہ کسی مسجد کے سامنے جلوس یا چھ بجے یا نماز کے وقت اودھر سے کوئی برات یا میلہ نہ گزرے یا کوئی اور کام ایسا نہ کیا جائے جسکا اثر عوام پر یا کسی خاص فرقہ پر پڑتا ہو اور ایسے احکام کی خلاف ورزی میں کوئی ہنگامہ یا بلوہ ہو جائے تب فقرہ ثانی کے ماتحت ملزم سزایاب ہو سکتا ہے۔ اتنی تشریح کے بعد ہم یقین کرتے ہیں کہ عدالت صاحب ملیٹری سکریٹری بہادر اس ہدایت کو قانونی احکام کے ساتھ آئندہ ملحوظ رکھیں گے۔ چونکہ بمقدمہ ہذا حکم بالکل خلاف قانون ہے ہم اُمید کرتے ہیں کہ آئندہ ایسی سخت بے ضابطگی ہم نہیں پائیں گے۔

حکم ہوا کہ

تجویز عدالت ماتحت مصدرہ ۲۵؍ اگست ۱۹۲۷ء منسوخ کیجائے اور چونکہ ملزم زیر دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند فقرہ اول ایک مہینہ قید محض تاریخ ۲۵؍ اگست ۱۹۲۷ء سے رہے۔ چونکہ زمانہ منقضی ہو چکا ہے۔ لہذا قیدی مذکور فوراً جیل سے رہا کیا جائے احکام ضابطہ فوراً جاری ہوں۔

(نوٹ)

ایک نقل اس تجویز کی برائے اشاعت گزٹ اسٹیٹ کو سرشتہ دار صدر بھیجدیں۔

دستخط عالیجناب نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہم

روبکار اجلاس عالیجناب نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہم

مورخہ ۱۱؍ اکتوبر ۱۹۲۷ء

برقی روشنی کے کام کے متعلق عام پبلک کی ضروریات اسٹالیشن مرمت وغیرہ سامان سپلائی کرنے میں بجلی گھر کا زیادہ وقت صرف ہوتا ہے اور بجلی گھر کو سرکاری کاموں سے اسقدر فرصت نہیں ہے۔ لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسٹالیشن مرمت اور دیگر سامان عوام کو سپلائی کرنے کے لئے کسی شخص کو ٹھیکہ دیکر ایک دوکان شہر میں کھلوا دیجائے بجلی گھر کو رقم ٹھیکہ کا نفع ہوگا۔ اور اس قسم کے کام میں جو دقت عملہ بجلی گھر کو ہوتی ہے اوسکا ازالہ ہو جائیگا جو شخص ذاتی مکان میں اسٹالیشن یا الٹریشن دوکان سے کرائے اوس کا تخمینہ فیس دیکر بجلی گھر سے کرا سکتا ہے۔

۲۔ بجلی گھر اور قوت برقی کی سپلائی کے متعلق اس وقت کوئی قواعد وغیرہ مرتب موجود نہیں ہیں جنسے عوام وقت ضرورت مدد لے سکیں۔ لہذا علاقہ سرکار انگریزی کے بجلی گھروں کے قواعد کے مطابق مفصل مکمل قواعد مرتب کر کے اجلاس ہذا میں برائے منظوری بھیجے جاویں اور منظوری ہو جانیکے بعد طبع کرا کے رکھے جاویں کہ آئندہ عملہ بجلی گھر اور عوام میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر جو تنازعات پیدا ہو جاتے ہیں وہ نہ ہوں۔ ان قواعد میں اون جدید روبکار ہائے کا جو اجلاس ہذا سے اس ضمن میں وقتاً فوقتاً جاری ہو چکے ہیں خیال رکھا جاوے۔

حکم ہوا کہ

سرشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں ایک نقل صاحب سکریٹری بہادر صنعت و حرفت کے پاس بھیجی جائے ایک نقل درج گزٹ ہو۔

دستخط عالیجناب نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہم

روبکار اجلاس عالیجناب نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہم

واقع ۱۱ر اکتوبر ۱۹۲۷ء

سناران وصرافان شہر ودیہات کے متعلق تمام شکایات تہین کہ وہ کہوٹی چاندی سونے کے زیورات از راہ بدنیتی کرکے سونے چاندی کے زیورات کے نرخ مین فروخت کرتے ہین چونکہ اس سے قبل ۱۸۹۶ء مین ایسی شکایات کے انسداد کے متعلق حکم جاری ہوچکا تہا۔ اسلئے ذریعہ روبکار ۱۲ر ستمبر ۱۹۲۷ء اشتہار مصرحہ بالا کی اشاعت تجدید کرادیگئی۔ اس پر صرافان وسناران شہر عذر دار ہوے۔ اور درخواستین پیش کین بعض عذرات صرافان وغیرہ قابل توجہ پائے گئے۔ بنابران ترمیم اشتہار ۱۸۹۶ء وروبکار ۱۲ر ستمبر ۱۹۲۷ء حسب صراحت ذیل اسباب مین حکم صادر کیا جاتا ہے۔

(۱) سناران وصرافان شہر جو زیور تیار کرکے یا تیار شدہ فروخت کرین اوس کا وزن اور صحیح حلیہ وغیرہ وقت فروخت اپنی دستخطی تحریر مین لکہکر خریدار کو دیدین۔ دکانداران کا فرض ہوگا کہ وہ ایسی تحریر خریدار کو دے اور خریدار کا فرض ہوگا کہ وہ یہ تحریر دکاندار سے حاصل کرے اور مشترکًا دونون کا فرض ہوگا کہ وہ اس زیور کی خرید فروخت کو اہلکار پولیس جو زیورات کے کام پر ہے۔ چوکی نودرہ مین مامور ہے۔ اوسکے پاس رجسٹر مین حسب صراحت بالا اندراج کرادین اور اپنے اپنے دستخط اوس رجسٹر پر کرین صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس اہلکار مذکور کے پاس ایک جدید رجسٹر کہلوادین جنمین صرافان وسناران کی بکری زیور کا پوری صراحت ووضاحت کے ساتہہ اندراج ہو اور خریدار ودکاندار کے دستخط ہوا کرین۔ اگر ممکن ہو تو ہر تیار کنندہ زیور اپنی کوئی خاص نشانی بہی اوس زیور پر ڈالدیا کرے جس سے وہ زیور شناخت ہوسکے اور علاوہ سنار وغیرہ جو زیور فروخت کرین وہ حسب وضاحت بالا پٹواری دیہہ سے اوسکی تحریر لکہاکر اپنی دستخطی خریدار کو دین جس پر پدہان دیہہ یا مکہیا اور پٹواری وچوکیدار دیہہ کے دستخط ہون گے۔

(۲) سناران کہوٹی چاندی سونے کا زیور بنانا چہوڑدین اور بوقت بنانے زیور کے بطور دہوکہ آمیزش نکرین بلکہ اگر ضروریات ساخت کیوجہ سے آمیزش کی نوبت آجائے تو اوس کو خریدار پر ظاہر کرین۔ اور حسب دفعہ ۱ جو تحریر خریدار کو دین اور رجسٹر پولیس مین اندراج کرائین۔ تو اوس مین تعداد وزن کہوٹ کی قیمت اچہی طرح صراحت کردین۔

(۳) جو خریدار اپنا سونا چاندی کسی دکاندار کو دیکر زیور تیار کرائے۔ تو دکاندار کو لازم ہے کہ اوسکا اندراج رجسٹر پولیس مین بصراحت کہوٹ ملائی کرادے۔

(۴) صرافان دکانداران پیشہ ور فروخت کرنا ناقص چاندی سونے کا بطور دہوکہ کے ترک کرین اور مال کہوٹا ناقص کم نرخ کا بحیثیت اصلی پوری نرخ پر فروخت نہ کرین۔

(۵) سناران وصرافان یا دیگر دکانداران روپیہ کٹندہ وجعلی کو اوس کا کٹندہ مٹاکر اصلی روپیہ مین نہ چلاوین۔

(۶) صراحت مندرجہ بالا کے خلاف اگر کوئی دکاندار عمل کرے گا۔ تو اسکا مال بحق ضبط سرکار کیا جائیگا۔ اور علاوہ اسکے مقدمہ دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کا قائم کیا جائیگا۔

(۷) اگر کوئی شخص دہوکہ کہا کر مال ناقص بحیثیت اصل کے خرید کرے اور بعد کو معلوم ہو کہ ناقص ہے۔ تو اوس کو حق حاصل ہوگا کہ عدالت فوجداری مین استغاثہ کرے اور اسکے ساتہہ مال پیش کرے اس مال کے بیچنے والے دکاندار سے اسکے علاوہ بموجب دفعہ ہذا بہی مواخذہ کیا جائیگا۔

(نوٹ) یہ امر بہی ضرور اظہار کے قابل ہے۔ کہ صرافان نرخ چاندی وسونے مین کوئی ایسی غیر معمولی کمی بیشی نکرین جو قابل مواخذہ سمجہی جائے۔ بمبئی۔ دہلی وغیرہ کے نرخ سے مقابلتًا نرخ مین زیادہ فرق نہ ہو۔ ورنہ یہ بات بہی قابل تدارک ہوگی۔

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہون۔ ایک ایک نقل روبکار ہذا بجلاسکرٹری صاحبان بہادر صاحب بریگیڈ کمانڈر بہادر۔ سردار صاحب ڈپوٹی صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس صاحب سپرنٹنڈنٹ آفس ہذا کے پاس مرسل ہو۔ ایک نقل درج گزٹ ہو۔
صاحب ریوینو سکرٹری بہادر صیغہ مال سے جملہ تحصیلات مین اجرائے احکام کرادین تحصیلداران محال خاص طور سے اس جانب توجہ کرین۔ صاحب ہیڈ سکرٹری بہادر ذریعہ آواز ڈہول منادی کرادین۔ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس ذریعہ اجرائے احکام سررشتہ پولیس حلقہ تہانہ جات مین اطلاع دیدین۔

دستخط عالیجناب نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہم

سرکاری پریس ریاست رامپور مین چہپکر شایع ہوا

نقشہ بارش ہفتہ وار من ابتدائے ۱۱ لغایت ۱۵ ر اکتوبر ۱۹۲۷ء ریاست رامپور

تاریخ و دن	صدر عالیہ		تحصیل بلاسپور		تحصیل سوار		تحصیل شاہ آباد		تحصیل ملک		تحصیل ٹانڈہ	
	یومیہ انچ	میزان انچ	یومیہ انچ	میزان انچ	یومیہ انچ	میزان انچ	یومیہ انچ	میزان انچ	یومیہ انچ	میزان انچ	یومیہ انچ	میزان انچ
۱۱ ر اکتوبر ۱۹۲۷ء یوم سہ شنبہ	۰	۵۱۰	۰	۵۲۸	۰	۶۲۱	نقشہ نہیں آیا		۰	۵۱۵	نقشہ نہیں آیا	
۱۲ ر اکتوبر ۱۹۲۷ء یوم چہارشنبہ	۰	۵۱۰	۰	۵۲۸	۰	۶۲۱	//		۰	۵۱۵	//	
۱۳ ر اکتوبر ۱۹۲۷ء یوم پنجشنبہ	۰	۵۱۰	۰	۵۲۸	۰	۶۲۱	//	۰	۰	۵۱۵	//	
۱۴ ر اکتوبر ۱۹۲۷ء یوم جمعہ	۰	۵۱۰	۰	۵۲۸	۰	۶۲۱	//	۰	۰	۵۱۵	//	
۱۵ ر اکتوبر ۱۹۲۷ء یوم شنبہ	۰	۵۱۰	۱	۵۲۸	۰	۶۲۱	//	۱	۰	۵۱۵	//	

نقشہ نرخنامہ اجناس ریاست رامپور ہفتہ سویم من ابتدا ۱۶ ر لغایت ۲۳ ر اکتوبر ۱۹۲۷ء

نام جنس	حضور تحصیل	شاہ آباد	ملک	بلاسپور	سوار	ٹانڈہ	کیفیت
گندم		۰۱۰ر	۰۱۰ر	۰۱۰	۰۱۲	۰۱۰۵	حضور تحصیل سے نقشہ نہیں آیا
نخود خالص		۰۰۱۵	۰۱۲ر	۰۱۰	۰۱۰۸ر	۰۱۸	
نخود سہ آمیز		۰	۰۱۰ر	۰۱۹	۰۱۹	۰۱۰۸ر	
جو		۰	۰۱۰ر	۰۱۰ر	۰۱۰۹	۰۱۹	
ماش		۱۰۱ر	۰	۰	۰۱۷	۰۱۷	
مونگ		۰	۰	۰	۰	۰۱۵	
مکا		۰۱۰۱۰	۰۱۱۲	۰۱۰۱	۰۱۰۱۲	۰۱۱۲	
جوار		۰	۰	۰	۰	۰۱۱۱	
کودی		۰	۰	۰	۰	۰۱۹	
مسور		۰	۰	۰۱۰۵	۰	۰۱۵	
ارہر		۰	۰	۰	۰	۰۱۷	
برنج		۰۱۷	۰۱۷	۰۱۷۰۱۰۵	۰۱۰۵	۰۱۷	
روغن زرد		۰۱۰	۰۱۰	۰۱۰	۰۱۰	۰۱۰	
روغن سیاہ		۰۱۱۴	۱۱۱۴	۰۱۴	۰۱۰۲	۰۱۲۴	
روغن کنجد		۰۱۰	۱۱۰	۰۱۱	۰۱۱	۰۱۱	
نمک سانبھر		۰۱۱۲	۰۱۱۲	۰۱۰	۰۱۱۲	۰۱۱۲	
نمک لاہوری		۰۱۸	۰۱۲		۰	۰۱۸	
قند سیاہ		۰۰۱۲	۰۱۸	۰۱۰	۰۱۱۰	۰۱۸	
ایرہ		۰			۰	۰	